# الکتاب

## (اقوال)

میر احمد نوید

میں بولتی کتاب ہُوں لوگوں کے درمیاں
سنگِ حرم کہ خشتِ کلیسا نہیں ہُوں میں

وہ محکم و متشابہ ہے میرا سارا کلام
کسی کو ہے یہ صحیفہ کسی کو ردّی ہے

لوحِ محفوظ کا آہنگِ نوا بولتا ہے
سن سکو تو مِرے لہجے میں خدا بولتا ہے

میر احمد نویدؔ

اے اللہ اے رب اے مولا

اے رحیم، اے کریم

واسطہ تجھے تیرے مصطفیٰ بندوں کا میرے حصّے کے سارے سُکھ انسانوں کی جھولی میں ڈال دے جبکہ انسانوں کے حصّے کے سارے دُکھ میری جھولی میں ڈال دے۔

آمین

برحمتکَ یاارحمہ الراحمین

میر احمد نویدؔ

☆

☆ اللہ تمہیں اپنے جیسا بنانے کے لیےتم جیسا بن کے اِس دنیا میں آیا ہے۔

☆ غافلو! اللہ جو تمہیں بنانا چاہتا ہے تم نے وہ اُسے بنا کر اُس کی پوجا شروع کر دی۔

☆ تم میری تلاش میں جہاں کہیں بھی پہنچتے ہو وہاں تم خود ہوتے ہو میں نہیں۔

☆ جب تمہارے اندر سے تمہاری ''میں'' فنا ہو جاتی ہے تب تمہارے اندر سے ''تُو'' یعنی (وہ) ''مَیں'' بقا بن کر بولنے لگتا ہے۔

☆ میں خالق ہوں میں نے اپنی تخلیق سے اپنے خالق ہونے کو خود خلق کیا ہے میں نہ کسی اور سے خلق ہُوا ہوں نہ میں نے کسی اور کو خلق کیا ہے یعنی تمہارے سمجھنے کے لئے میں اُس توانائی (Energy) کے مانند ہوں جسے نہ پیدا کیا جا سکتا ہے نہ فنا کیا جا سکتا ہے

☆ میں نہ ایک (ا) ہوں نہ ''ہے'' ہوں۔

☆ ''ھَا'' میری تنہائی ہے جبکہ ''ھُوْ'' میری یکتائی ہے۔

☆ میں نے ایک (ا) ''میں'' کی پہچان کرانے کے لئے ایک کو دو (۲) ''ہم'' میں تقسیم کیا ہے۔

☆ تم جسے اناالحق سمجھتے ہو وہ حق میں ہی ہوں۔

☆ (اناالحق) یقین کی کسی بھی منزل پر جو دو دن سے زیادہ قیام کر لے وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔

☆ مُلا تمہیں ( گمراہ کرنے کیلئے ) اپنی طرف بُلاتا ہے جبکہ میں تمہیں ( راہِ راست پر لانے کیلئے ) تمہاری ہی طرف بھیجتا ہوں۔

☆ (انا الحق) ''میں'' حق ''ہوں'' حق تم میں اُسی وقت قائم ہوتا ہے جب تمہارے اندر سے حق قائم ہونے سے پہلے ''میں'' اور حق قائم ہونے کے بعد ''ہوں'' نکل جاتے ہیں۔

☆ میں ہی وہ عہد ہوں جو ظالموں تک نہیں پہنچ سکتا۔

☆ میرا حضور اور میرا اغیاب سانسوں کے جاری ہونے یا رُک جانے سے بہت بلند ہے یعنی نہ میرا حضور پیدا ہوتا ہے نہ میرا اغیاب مرتا ہے۔

☆ میرا غیب ایک شدید حضور ہے جبکہ میرا حضور ایک شدید غیب۔

☆ دو غیبوں کے درمیان (اوّل و آخر) جو موجود (دلیل) کا انکار کر دیتا ہے اس کا وجود ہمیشہ سے ہمیشہ کیلئے غائب ہو جاتا ہے جبکہ دو غیبوں کے درمیان (اوّل و آخر) جو موجود (دلیل) کا اقرار کر لیتا ہے اس کا وجود ہمیشہ سے ہمیشہ کیلئے حاضر ہو جاتا ہے۔

☆ میں تمہیں بلاتا ہوں اُس مَوت کی طرف جو زندگی ہے اور تمہیں ڈراتا ہوں اُس زندگی سے جو مَوت ہے۔

☆ میں وہ آئینہ ہوں جو تمہیں اپنے سامنے نہیں بلکہ تمہیں تمہارے سامنے برہنہ کرتا ہے۔

☆ میری بات (امر) کو حق سمجھتے ہوئے اُسے قبول کرنا ہی خیر (حق) طہارت

ہے جبکہ میری بات (امر) کو حق سمجھتے ہوئے بھی اُسے قبول نہ کرنا ہی شر (باطل) نجاست ہے۔

☆ خبیث میری بات (امر) سے لاجواب ہوتا ہے جبکہ شریف مطمئن۔

☆ اے ناعاقبت اندیشو! تم نے پہلے جس کا انتظار کیا اور پھر جس کا انکار کیا اور پھر جس کا انتظار کیا وہ مَیں ہی ہوں جاؤ تمہارے نصیب میں ازل سے ابد تک پہلے انتظار اور پھر انکار اور پھر انتظار ہی لکھا ہے۔ جبکہ میں ہمیشہ سے تھا ہمیشہ سے ہوں اور ہمیشہ رہوں گا

☆ مَیں سوئے ہوؤں کیلئے ماضی جیسا ہوں، نیم جاگے، نیم سوئے ہوؤں کیلئے حال جیسا ہوں، جاگے ہوؤں کیلئے مستقبل جیسا ہوں، جبکہ مَیں نہ ماضی ہوں، نہ حال ہوں، نہ مستقبل ہوں۔

☆ میری ذات کا وہ سِرا جو مجاز ہے اُسے اندھا بھی دیکھ سکتا ہے مگر مِری ذات کا وہ سرا جو حقیقت ہے اُسے آنکھ والا بھی نہیں دیکھ سکتا۔

☆ تم بے نیاز ہو کر کہیں اُسی سے بے نیاز نہ ہو جانا جس نے تمہیں بے نیاز کیا ہے۔

☆ نہ مَیں اپنی تعریف سے خوش ہوتا ہوں نہ اپنی برائی سے آزردہ البتہ میرے حاسدین میری تعریف سے ناخوش اور میری برائی سے خوش ہوتے ہیں جبکہ میرے محبّین میری تعریف کرنے والوں پر سلامتی بھیجتے ہیں اور میری برائی کرنے والوں پر لعنت۔

☆ میں شریف کی شرافت میں (مودّت عطا کر کے) اضافہ کرتا ہی چلا جاتا ہوں تا وقتیکہ وہ اپنے گناہوں پر شرمندہ ہو کر راہِ راست (حق) پر نہ آ جائے جبکہ میں خبیث کی خباثت میں (حسد میں مبتلا کر کے) اضافہ کرتا ہی چلا جاتا ہوں تا وقتیکہ وہ اپنی نیکیوں پر متکبّر ہو کر گمراہ (باطل) نہ ہو جائے۔

☆ حق تمہارے سامنے ہمیشہ تمہاری ناپسندیدہ ترین شکل میں آئے گا اب مجھے دیکھنا یہ ہے کہ تم کیسے اُس کی طرف منہ کرتے ہو جبکہ باطل تمہارے سامنے ہمیشہ تمہاری پسندیدہ ترین شکل میں آئے گا اب مجھے دیکھنا یہ ہے کہ تم کیسے اُس سے منہ پھیرتے ہو۔

☆ مَیں نے علیؑ کو اپنے ارادوں کی کامیابی سے اپنے حوصلوں کی بلندی سے اور اپنی نیتوں کی سلامتی سے پہچانا۔

☆ اے علیؑ اے رحیم اے کریم اے میری تنہائی کو یکتائی سے بدلنے والے یہ آپ کی رحیمی اور آپ کی کریمی ہے کہ آپ نے مجھے اپنی تنہائی اور اپنی یکتائی کے سرے کا سرا عطا کیا۔

☆ کیا تمہارے پاس کوئی ایسا گناہ ہے جو اُس کی رحیمی اور اُس کی کریمی سے بڑا ہو سوائے اِس کے کہ تم اُس کے رحیم ہونے اور اُس کے کریم ہونے سے انکار کر کے اپنے نفس پر خود ظلم کرو اور اُس سے حسد کر کے خود بے یارومددگار ہو جاؤ۔

☆ اللہ کا قہر ہے تمہیں اپنے رحم کی طرف بلانے (ہنکانے) کے لئے مگر بھاگ رہے ہو تم اُس کے رحم سے اُس کی نعمت سے اُس کی نعمت کے شکر سے مگر کہاں جاؤ گے بھاگ کر تم اور تمہارا کفر اللہ کے قہر سے۔

میر احمد نویدؔ

# کلام

میر احمد نوید

☆

☆ (نہیں) ''ہے'' سے پہلے ''کیا'' ہے ''کیا'' سے پہلے ''نہیں'' ہے ''نہیں'' سے پہلے ''ہے''

☆ تنہائی کا ادراک نہ ہونا تنہائی ہے، جب کہ تنہائی کا ادراک یکتائی ہے۔

☆ انسان کا محرومی (تنہائی) سے بے نیازی (یکتائی) تک کا سفر، اُس کی گمشدہ ''میں'' کی بازیابی تک کا سفر ہے۔

☆ جاننے کے عمل سے گزرنا دراصل تنہائی (کیا اور کیوں) سے گزرنا ہے جبکہ پالینا دراصل یکتائی (''یوں'') کو پالینا ہے۔

☆ غفلت کا دوسرا نام عالمِ تنہائی ہے جبکہ آگہی کا دوسرا نام عالمِ یکتائی ہے۔

☆ سوالوں کا سوال تنہائی ہے جبکہ جوابوں کا جواب یکتائی ہے۔

☆ جسے وجود ''میں'' کا شعور حاصل ہوجائے وہ زمان و مکان (ماضی، حال، مستقبل) کی قید سے آزاد ہو جاتا ہے۔

☆ ''میں'' کا شعور خود آگہی ہے جبکہ ''میں'' کی بے شعوری خود پسندی

☆ سب سے بڑی لالچ زندگی کی لالچ ہے جبکہ سب سے بڑا خوف مَوت کا خوف ہے تمہارے لیے بہتر یہی ہے کہ تم اِس لالچ اور اِس خوف سے باہر نکل آ ؤ۔

☆ ''مَیں'' کے ایک طرف لالچ ہے جبکہ دوسری طرف خوف وہ صرف ''مَیں'' کا شعور

ہی ہے جو تمہیں لالچ اور خوف سے نکال سکتا ہے۔

☆ ’’میں‘‘ کا شعور عاجزی، سپردگی اور عبدیت ہے جبکہ ’’میں‘‘ کی بے شعوری خود پرستی، خناس اور ابلیسیت ہے۔

☆ ’’مَیں‘‘ کا شعور یکتائی ہے جبکہ ’’مَیں‘‘ کی بے شعوری تنہائی۔

☆ ’’مَیں‘‘ کا شعور تکملیت (Fulfillness) ہے جبکہ ’’مَیں‘‘ کی بے شعوری غیر تکملیت (Emptiness) ہے۔

’’مَیں‘‘ کا شعور روشنی ( Enlightenment) ہے جبکہ ’’مَیں‘‘ کی بے شعوری تیرگی( Darkness) ہے

☆ ’’مَیں‘‘ کا شعور جنت ہے جبکہ ’’مَیں‘‘ کی بے شعوری دوزخ ہے۔

☆ راہ سے بھٹک جانا ’’میں‘‘ کی بے شعوری ہے جبکہ راہ پر آ جانا ’’میں‘‘ کا شعور ہے

☆ جسے ’’میں‘‘ نہیں ملتی اُسے انسان بھی نہیں ملتا، جسے انسان نہیں ملتا اُسے اللہ بھی نہیں ملتا۔

☆ جہل کو سمجھنا علم ہے، غفلت کی خبر آ گہی ہے، بے معنویت کا جاننا معنویت ہے، مہملیت کا شعور جامعیت ہے

☆ علم کی جستجو ہی علم ہے۔

☆ اگر سمجھو تو علم تمہارا باپ ہے اور حکمت تمہاری ماں ورنہ تو تم یتیم بھی ہو اور اسیر بھی۔

☆ ایک خبر وہ ہے جو تم تک پہنچی ہے جو جہل ہے، ایک خبر وہ ہے جس تک تمہیں پہنچنا ہے

جو علم ہے۔

☆ کوئی نہیں تمہارا دوست سوائے علم، کوئی نہیں تمہارا دشمن سوائے جہل۔

☆ جہل نہ جاننا نہیں بلکہ نہ ماننا ہے۔

☆ جہل خنّاسِ علم ہے جبکہ علم عاجزی ہے۔

☆ محبت کا کال اصل میں علم و دانش کا کال ہے

☆ علم تم سے جتنا قریب ہوگا طلبِ دنیا اتنی دور۔

☆ علم میں فقر پوشیدہ ہے۔

☆ علم کے شہر کا دروازہ صرف بہادر پر کھلتا ہے۔

☆ عقل نے اگر بزدلی کی کوکھ سے جنم لیا ہے تو باعثِ شر ہے اور اگر عقل نے بہادری کی کوکھ سے جنم لیا ہے تو باعثِ خیر ہے۔

☆ انسان سے دوری علم سے دوری ہے۔

☆ اعترافِ جہل طلبِ علم کا پہلا زینہ ہے

☆ جہل سے نفرت ظالم سے نفرت ہے، علم سے محبت مظلوم سے محبت ہے۔

☆ ہر فرض سے پہلے علم فرض ہے کہ اسی سے ہر فرض کی اہمیت روشن ہوتی ہے یعنی جتنا علم اتنی عبادت

☆ علم کے دو زاویے ہیں ایک انسان سے محبت ایک انسان سے نفرت ایک کے نتیجہ میں تریاق (زندگی) وجود میں آتا ہے جبکہ ایک کے نتیجہ میں زہر (موت)۔

☆ خود شناسی علم ہے جبکہ خود پسندی جہل۔

☆ کسی کو نادان یا جاہل سمجھنا دراصل خود دانائی اور علم سے دور جا پڑنا ہے۔

☆ علم کے بغیر انسان اُس جانور کے مانند ہے جس کی زندگی بھوک اور شہوت تک محدود ہوتی ہے۔

☆ علم انسان کیلئے ہے انسان علم کیلئے۔

☆ علم تعمیر بھی ہے تخریب بھی علم نور بھی ہے طاغوت بھی۔

☆ علم سخاوت ہے جہل خِست۔

☆ کتابِ نفس سے آگہی علم ہے جب کہ کتابِ نفس سے غفلت جہل۔

☆ علم کے پردے میں صبر ہے، صبر کے پردے میں حلم ہے، حلم کے پردے میں غضب ہے۔

☆ وہ علم جو علیم تک نہ پہنچا سکے جہل ہے وہ خبر جو خبیر تک نہ پہنچا سکے بے خبری ہے۔

☆ جو علم یہ نہ بتا سکے کہ عدل کیا ہے، جہل ہے، جو عدل یہ نہ بتا سکے کہ حق کیا ہے، ظلم (باطل) ہے۔

☆ وہ عمر جو سوچنے اور سمجھنے کی خاموشی سے گزرے بغیر بولنے میں صرف ہو علم کا سراب ہوتی ہے جبکہ وہ عمر جو سوچنے اور سمجھنے کی خاموشی سے گزر کر بولنے میں صرف ہو علم کی حقیقت ہوتی ہے۔

☆ جاہل تنہائی میں استاد کا شاگرد ہوتا ہے جبکہ بزم میں استاد کا استاد۔ عالم تنہائی میں

شاگرد کا استاد ہوتا ہے جبکہ بزم میں شاگرد کا شاگرد۔

☆ ایک اطمینان جہل کا اعتماد ہے جو تکبر (ظلم) ہے جبکہ ایک اطمینان علم کا یقین ہے جو عاجزی (عدل) ہے۔

☆ علم نہ خیر ہے نہ شر نہ حق ہے نہ باطل نہ صحیح ہے نہ غلط ہاں اُس کا استعمال خیر ہے یا شر ہے یا حق ہے یا باطل یا صحیح ہے یا غلط یعنی علم اگر حق پر ہے تو باعثِ خیر ہے صحیح ہے اگر باطل پر ہے تو باعثِ شر ہے غلط ہے۔

☆ علم نہ اچھا ہوتا ہے نہ بُرا بلکہ ہر اچھے اور بُرے عمل کو تیز کر دیتا ہے یعنی اگر تم اچھے ہو تو علم تمہیں اور اچھا بنا دیتا ہے اور اگر تم بُرے ہو تو علم تمہیں اور بُرا بنا دیتا ہے جبکہ اچھائی عدل، سخاوت ہے اور بُرائی ظلم، خصت۔

☆ جسے انسان سے جتنی محبت ہے وہ اتنا بڑا عالم ہے۔

☆ عالم کی جنگ جاہل سے نہیں بلکہ جہل سے ہوتی ہے۔

☆ ہوش مندی اور دیوانگی جس مستی میں یکجا ہوتے ہیں اس مستی کا نام عالم ہے۔

☆ عالم نہ ہوش مند ہوتا ہے نہ دیوانہ یہ اور بات ہے کہ ہوش منداُسے دیوانہ سمجھتے ہیں جبکہ دیوانے اسے ہوش مند، ہوش منداور دیوانے اُسے دیکھ کر ٹھٹھہ لگاتے ہیں جبکہ وہ اُن کے درمیان سے گریہ ناک گزر جاتا ہے۔

☆ کسی عالم کی بات سے اگر کوئی خود کو جاہل سمجھنے لگے تو دراصل وہ عالم جاہل ہے جبکہ کسی عالم کی بات سے اگر کوئی خود کو عالم سمجھنے لگے تو حقیقتاً وہ عالم، عالم ہے کیونکہ

عالم کا کام بات پیدا کرنا نہیں بلکہ بات کی نشاندہی کرنا ہے۔

☆ عالم وہ نہیں جو دیکھنے والے کو دکھائے اور سننے والے کو سنائے بلکہ وہ ہے جو اندھے کو دکھائے اور بہرے کو سُنائے۔

☆ جو لوگ اہلِ علم کی سادگی اور عاجزی کو خاطر میں نہیں لاتے اُنہیں اہلِ جہل کی ظاہری شان وشوکت اور تکبر روندڈالتا ہے۔

☆ جہل کے اعتماد سے علم کا تذبذب کہیں بہتر ہے۔

☆ زندگی کی حقیقت مَوت ہے۔

☆ کاش تم یہ راز جان سکو کہ زندگی کا تالا موت کی چابی سے کھلتا ہے۔

☆ جیسا تمہارا تصورِ موت ہوگا ویسی تمہاری زندگی

☆ موت سے آگاہی دراصل زندگی سے آگاہی ہے

☆ موت کا خوف زندگی کا غلط تصور ہے۔

☆ تمہیں موت نے پیدا کیا ہے جبکہ زندگی نے مردہ۔

☆ موت کا مطلب مرجانا نہیں بلکہ جہالت کی زندگی گزارنا ہے۔

☆ اگر تمہاری زندگی غفلت سے عبارت ہے تو تم مَرے ہوئے پیدا ہوئے ہو اور اگر آگہی سے عبارت ہے تو تم مَرنے کے بعد بھی زندہ ہو۔

☆ موت سے پہلے مرنا آگہی ہے جبکہ موت سے مرنا غفلت۔

☆ موت سے پہلے مرنا اختیار ہے جبکہ موت سے مرنا جبر۔

☆ موت سے پہلے مرنا خواہشِ نفس (موت) ترک کر کے رضائے الٰہی (زندگی) اختیار کرنا ہے۔

☆ جن کا تصورِ زندگی اور تصورِ موت سانسوں کے جاری ہونے یا سانسوں کے رُک جانے سے بلند نہیں اُنہیں زندگی پیدا کرتی ہے اور موت اُنہیں مار دیتی ہے۔

☆ تم جب تک زندگی اور موت کی دوئی سے باہر نہیں آ ؤ گے زندگی کی لالچ تمہیں جینے نہیں دے گی اور موت کا خوف تمہیں مرنے نہیں دے گا۔

☆ اللہ جن پر لعنت کرے وہ مردہ ہیں چاہے وہ زندہ ہی کیوں نہ ہوں اللہ جن پر سلامتی بھیجے وہ زندہ ہیں چاہے وہ مردہ ہی کیوں نہ ہوں یعنی اللہ کی بھیجی ہوئی لعنت موت ہے جبکہ اللہ کی بھیجی ہوئی سلامتی زندگی۔

☆ مستقبل، دولت اور زندگی کے پیچھے بھاگنے والے ایک وقت آتا ہے جب ماضی ، بیماری اور مَوت کو روتے ہیں۔

☆ تمہیں روشنی چاہیے ہے اور تم اندھیرے سے بھی نہیں گزرنا چاہتے۔ تمہیں سیرابی چاہیے ہے اور تم تشنگی سے بھی نہیں گزرنا چاہتے تمہیں زندگی چاہیے ہے اور تم مرنا بھی نہیں چاہتے۔

☆ رائیگاں ہونے سے تو قربان ہو جانا بہتر ہے وہ اِس لیے کہ رائیگاں ہونے اور قربان ہونے میں بنیادی فرق بے اختیار ہونے اور بااختیار ہونے کا فرق ہے ایک کا نتیجہ محرومی ہے جبکہ ایک کا نتیجہ بے نیازی۔ ایک کا نتیجہ ''میں'' کی بے شعوری ہے جبکہ

ایک کا نتیجہ ''میں'' کا شعور یعنی جسے ''میں'' کا شعور نہیں وہ محروم ہے اور جو محروم ہے وہ بے اطمینان ہے اور جو بے اطمینان ہے وہ بے اختیار ہے اور جو بے اختیار ہے وہی تو رائیگاں ہوگا اور جسے ''میں'' کا شعور ہے وہ بے نیاز ہے اور جو بے نیاز ہے وہ با اطمینان ہے اور جو با اطمینان ہے وہ با اختیار ہے اور جو با اختیار ہے وہی تو قربان ہوگا۔ یعنی ایک مرکر رائیگاں ہوگیا جبکہ ایک قربان ہوکر جاوداں ہوگیا۔

☆ اپنے نفس ''میں'' کو پہچاننے سے مُراد یہ تسلیم کرنا ہے کہ جہاں تمہارا تصوّرِ نجاست ختم ہوتا ہے وہاں سے ''میں'' (مجاز) کی نجاست کا آغاز ہوتا ہے جبکہ اپنے رب ''تُو'' (حقیقت) کو پہچاننے سے مراد یہ تسلیم کرنا ہے کہ جہاں تمہارا تصورِ طہارت ختم ہوتا ہے وہاں سے رب ''تُو'' کی طہارت کا آغاز ہوتا ہے۔

☆ خواہشِ نفس کا دوسرا نام فجور (ظلم) ہے جبکہ رضائے الٰہی کا دوسرا نام تقویٰ (عدل) ہے۔

☆ (نفس) خواہش اگر عقل کے تابع ہے تو نعمت ہے اور اگر عقل (نفس) خواہش کے تابع ہے تو ہلاکت ہے۔

☆ حق بات کا ردّ و قبول بات کے سمجھ میں آنے یا نہ آنے سے نہیں بلکہ طہارتِ نفس اور نجاستِ نفس سے ہے۔

☆ حق بات کرنے کے لیے مصلحت یا مکاری یا سیاست نہیں بلکہ سلیقہ اور دانشمندی اور حکمت درکار ہے۔

☆ تم وہ بات نہیں کرو جس سے فساد پھیل جائے اور اصل بات پیچھے چلی جائے۔

☆ تمہارے نفس میں تقویٰ (نفس الٰہیہ ملکوتیہ) بھی ہے اور فجور (نفسِ امّارہ) بھی اب دیکھنا یہ ہے کہ مقتلِ نفس میں جب دونوں مقابل صف آرا ہوتے ہیں تو تم کس کی صدا پر لبیک کہتے ہو۔

☆ تم نفسِ الٰہیہ ملکوتیہ کو زندہ رکھنے کی سعی کرنے سے زیادہ نفسِ امّارہ کو مارنے کی سعی نہ کرو کہ نفسِ الٰہیہ ملکوتیہ کی زندگی ہی نفسِ امّارہ کی اصل موت ہے۔

☆ نفسِ الٰہیہ ملکوتیہ کا شعور خود آگہی ہے جبکہ نفسِ امّارہ کی بے شعوری خود پرستی۔

☆ حق (عدل) پر قائم رہنا ہی نفس کے مطمئن ہونے کی دلیل ہے۔

☆ حق کا ماننا باطل کو نہ ماننے میں پوشیدہ ہے۔

☆ جنت اور بشارت اور اجرِ عظیم حق کو ماننے والوں کیلئے نہیں بلکہ باطل کو نہ ماننے والوں کیلئے ہیں۔

☆ اپنے آپ سے ہم کلام ہونا ہی دراصل اللہ سے ہم کلام ہونا ہے۔

☆ اندھے کی دلیل اُس کے اندھے پن میں ہے جبکہ بہرے کی دلیل اُس کے بہرے پن میں ہے۔

☆ خود کو نہ ماننے کیلئے بھی خود کو ماننا ضروری ہے۔

☆ تزکیہءِ نفس رَد (ظلم کے رَد) اور اعادہ (عدل کے اعادہ) سے عبارت ہے۔

☆ نفس کا دوسرا نام خواہش (حرص و ہوا) ہے۔

☆ جب تک تمہارا نفس تمہاری تعریف سے خوش اور تمہاری برائی سے آزردہ ہو رہا ہے یہ جان لو کہ تم نفس کی قید میں ہو۔

☆ اپنی تعریف کی خوشی اور اپنی برائی کی آزردگی (نفس کی قید) سے آزاد ہو جانا ہی در اصل بے نیاز ہو جانا ہے۔

☆ خود کو پاک کرنے کی ریاضتِ عمر سے اعترافِ نجاست میں گزارا ہوا ایک لمحہ افضل ہے۔

☆ اصل طہارت تقویٰ (عدل) ہے جبکہ اصل نجاست فجور (ظُلم)۔

☆ اندر کی نجاست سے دوری کا واحد راستا اعترافِ نجاست ہے نہ کہ ظاہری طہارت۔

☆ دلیل (نص) قائم ہو جانے کے بعد صرف اقرار یا انکار رہ جاتا ہے اقرار طہارتِ نفس ہے جبکہ انکار نجاستِ نفس۔

☆ ایک وہ ہے جو نفس کو ہنکائے رکھتا ہے جبکہ ایک وہ ہے جس کو نفس ہنکائے رکھتا ہے یہی وہ فرق ہے جو عارف اور غیر عارف میں ہے۔

☆ ایک وہ ہے جس کی عقل نفس پر غالب ہے جبکہ ایک وہ ہے جس کا نفس عقل پر غالب ہے یہی وہ فرق ہے جو عارف اور غیر عارف میں ہے۔

☆ عقل اور نفس کی اِس جنگ میں فاتح وہ ہی ہے جو عقل کے ساتھ کھڑا ہے نہ کہ نفس کے ساتھ۔

☆ عارف کی عقل خطا سے دوچار نہیں ہوتی کیونکہ وہ نفس کی قید سے آزاد ہوتا ہے۔

☆ عقل نفس کی پناہ گاہ ہے۔

☆ حق کا قُرب ہر نجاست کو طہارت سے بدل دیتا ہے جبکہ حق سے دوری ہر طہارت کو نجاست سے۔یعنی حق کا قرب طہارت ہی طہارت ہے جبکہ حق سے دوری نجاست ہی نجاست ہے۔

☆ اللہ کی نافرمانی دراصل اُس کے امر سے حسد کرنا ہے جبکہ اللہ کی اطاعت اُس کے امر سے مودت رکھنا ہے۔

☆ بدترین نجاست (رجس) کا دوسرا نام حسد ہے۔

☆ پردۂ غفلت (دلوں پر مُہر) کا دوسرا نام حسد ہے۔

☆ محبت وہ واحد زبان ہے جو حاسد کے علاوہ سب کی سمجھ میں آتی ہے۔

☆ نجاست (رجس) کا دوسرا مطلب اللہ کے امر سے حسد کرنا ہے جبکہ طہارت کا دوسرا مطلب اللہ کے امر سے مودت رکھنا ہے۔

☆ حسد خوف ہے اور تنہائی ہے جبکہ مودّت بے خوفی ہے اور یکتائی ہے۔

☆ تیری ہی وجہ سے لوگ بھٹکتے ہیں راہ سے (تجھ سے حسد کرکے) تیری ہی وجہ سے لوگ آتے ہیں راہ پر (تجھ سے مودّت کرکے)۔

☆ حسد سے نا امیدی بے اطمینانی اور محرومی پیدا ہوتی ہے جبکہ مودّت سے امید، اطمینان اور بے نیازی۔

☆ حسد دراصل جو جیسا (صاحبِ امر) ہو اُس کو ویسا ہی نہ مان کر خود کو اُس جیسا سمجھنے یا اُس جیسا نہ ہو کر اُس جیسا بننے کی خواہش کا نام ہے۔

☆ حسد طاغوت (نجاست) ہے جبکہ موّدت نُور (طہارت) ہے،

☆ حسد کفر ہے جبکہ موّدّت ایمان۔

☆ حسد کے عذاب کا نام دوزخ ہے جبکہ موّدّت کے اجر کا نام جنت ہے۔

☆ جو کتاب ہر کتاب سے زیادہ دستیاب ہے وہ انسان ہے اور جو کتاب سب سے کم پڑھی اور سمجھی جاتی ہے وہ بھی انسان ہے۔

☆ انسان ہی کتاب اللہ ہے۔

☆ انسان کی حُرمت و تکریم ہی خوف اللہ ہے۔

☆ انسان کی پستی یہ ہے کہ انسان نے اپنے آپ کو ہمیشہ بلندی میں تلاش کرنے کی کوشش کی جبکہ انسان کی بلندی یہ ہے کہ اُس کی پستی اُس پر کُھل جائے۔

☆ اگر انسان کے راستے میں کانٹے بچھانے والے نہ ہوں تو انسان احتیاط سے چلنا کبھی نہیں سیکھ سکتا۔

☆ انسان کیلئے سب سے بڑی نعمت عاجزی ہے۔

☆ سب سے بڑا گناہ، خود کو گناہ سے پاک سمجھنا ہے۔

☆ تکبّرِ پاکیزگی گناہ کے داخل ہونے کا پہلا دروازہ ہے۔

☆ نیکی کے تکبر سے گناہ کی شرمندگی کہیں بہتر ہے۔

☆ گناہ سے بدتر ہے وہ نیکی جو یاد رہ جائے۔

☆ گناہ سے وہ کبھی نہیں بچ سکتا جو اپنے آپ کو صدقِ دل سے اُس کے حوالے نہ کرے جو گناہ سے بچاتا ہے۔

☆ سوال کرنے کے چار زاویے ہیں ،اوّل: جواب جاننے کی خواہش، دوم: امتحان لینے کا خبط ،سوم: خود کو بڑا ظاہر کرنے کا گھمنڈ، چہارم: مضحکہ اڑانا۔

☆ مفلس تو وہ ہے جس کے پاس سوال نہیں۔

☆ جو بات تمہیں جمادات و نباتات وحیوانات سے بلند کر کے مقامِ بشریت تک پہنچاتی ہے وہ سوال ہے۔

☆ سوال عقل کا جوہر ہے۔

☆ جاہل وہ نہیں جس کے پاس علم نہیں بلکہ وہ ہے جس کے پاس سوال نہیں۔

☆ تم کون ہو اِس سوال کا جواب تمہارے غیر کے پاس نہیں بلکہ تمہارے اپنے پاس ہے۔

☆ تمہارا البشر ہونا تمہارے سوال ہونے سے حق الیقین ہونے تک پھیلا ہوا ہے۔

☆ حق الیقین وہ مستی ہے جو قلندریت ہے۔

☆ حق نہ تم سے نزدیک ہے نہ دُور بلکہ تم اپنے آپ سے جتنا نزدیک ہو حق تم سے اُتنا نزدیک ہے اور تم اپنے آپ سے جتنا دور ہو حق تم سے اُتنا دور ہے یعنی تم سے تمہارے فصل کا ختم ہو جانا ہی تمہارا انا الحق ہو جانا ہے۔

☆ یہی حق (عدل، زندگی) اُن کیلئے زندگی بن جاتا ہے جو یہ تسلیم کرتے ہیں (شہادت دیتے ہیں) کہ وہ حق (عدل، زندگی) ''دلیل'' کے بغیر مردہ ہیں، جب کہ یہی حق (عدل، زندگی) ان کیلئے موت بن جاتا ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ حق (عدل ، زندگی) ان کا (اُن کی گواہی کا) ان کی دی ہوئی دلیل کا محتاج ہے۔

☆ یقین (دلیل) ''موجوذ'' سے قریب کرنے کیلئے اللہ نے انسان (وجود) کو (الہام) عطا کیا ہے اور یہ اس کی رحمت ہے، جبکہ یقین (دلیل) ''موجوذ'' سے دور کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے انسان (وجود) کے منہ پر قیاس دے مارا ہے اور یہ اُس کا غضب ہے اِس رحمت اور اِس غضب کے درمیان اللہ نے عقل اور علم کو ''میزان'' ٹھہرایا ہے۔

☆ اللہ پر ایمان لانا دراصل اُس کی دلیل (نص) پر ایمان لانا ہے جبکہ دلیل (نص) اقرار وانکار سے ماوراء ہوتی ہے، ہاں اُس کے اقرار سے قلب روشن ہوتا ہے جبکہ انکار سے تاریک۔

☆ اللہ کی توحید پر ایمان لانا دراصل اُس کے امر کو تسلیم کرنا اور اُس کی رضا (دلیل) پر راضی ہونا ہے یہی صراطِ مستقیم ہے جبکہ اللہ کی توحید کا کفر اُس کے امر کو تسلیم نہ کرنا ہے اور اُس کی رضا (دلیل) پر راضی نہ ہونا ہے بلکہ اُس کے امر کے مقابل اپنا امر (شرک) لانا ہے اُس کی رضا کے مقابل اپنی رضا (قیاس) کو ''دلیل'' ٹھہرانا ہے یہی تو اللہ کی توحید کا انکار ہے اور یہی صراطِ مستقیم سے ہٹ جانا ہے۔

☆ سب سے بڑی عبادت، یقین کے ایک سجدے کی تلاش ہے، جبکہ سب سے بڑا گریہ معرفت کے ایک آنسو کی تلاش ہے۔

☆ یقین کا ایک سجدہ (عبادت) یہ ہے کہ اے میرے اللہ (رب) میری بندگی تیری ربوبیت کا حق ادا نہیں کرسکتی معرفت کا ایک آنسو (گریہ) یہ ہے کہ اے میرے اللہ (رب) میری توبہ اور گریۂ انفعال تیری غفوریت اور رحمیت کی تاب نہیں لا سکتے نہ کہ اُس پر تیرا کرم (نعمت)

اللہ اکبر اللہ اکبر

اللہ اکبر اللہ اکبر

☆ ہر وہ عمل جو شعور کی حالت میں کیا جائے عبادت ''اصل'' (یقین) ہے جبکہ ہر وہ عمل جو بے شعوری کی حالت میں کیا جائے عادت ''نقل'' (قیاس) ہے۔

☆ مفلس تو وہ ہے جس کے پاس میزان نہیں۔

☆ مفلس تو وہ ہے جس کے پاس دینے کے لئے دعا بھی نہیں۔

☆ مفلسی اور تموّل انسان کو تنہا کرتے ہیں۔

☆ سخاوت تنہائی دُور کرتی ہے۔

☆ تنہا وہ بھی ہیں، مگر بظاہر، جن کے ساتھ حق کے اُصول ہیں۔ تنہا وہ بھی ہیں مگر بہ باطن، جن کے ساتھ حق کے اُصول نہیں۔

☆ وہ کلامِ وجود (جزو) جو کلامِ موجود ''کُل'' سے جڑ جائے الہام (حکمت) ہوتا ہے

جبکہ وہ کلامِ وجود (جزو) جو کلامِ موجود (کُل) سے نہ جڑ سکے قیاس (فلسفہ) ہوتا ہے۔

☆ عدل اور ظلم کے درمیان حرص وہَوا ہیں اِن سے دوری انسان کو عدل کے قریب کرتی ہے جبکہ اِن سے قربت انسان کو ظلم کے قریب کرتی ہے۔

☆ جو اشیاء اور عوامل میں ترتیب تلاش کرتا ہے یا پیدا کرتا ہے (قائم کرتا ہے) حق پر ہے، عدل پر ہے، عادل ہے۔ جو اشیاء اور عوامل میں بے ترتیبی پیدا کرتا ہے (بے مقام کرتا ہے) باطل پر ہے، شر پر ہے اور ظالم ہے۔

☆ مجبوری، لالچ اور خوف کے ہتھے جو چڑھ جائے وہ حق (عدل) سے ہٹ جاتا ہے۔

☆ حق (عدل) کا دوسرا نام بے خوفی، بے نیازی اور اختیار ہے جبکہ باطل (ظُلم) کا دوسرا نام خوف، لالچ، اور مجبوری ہے۔

☆ ہر زمانہ اپنی حقیقت ساتھ لے کر آتا ہے یہ اور بات ہے کہ وہ حقیقت ہر زمانے سے جڑی ہوئی ہوتی ہے۔

☆ اپنے زمانے کی حقیقت کا کُھلنا دراصل ہر زمانے کی حقیقت کا کُھلنا ہے یعنی جس پر اپنے زمانے کی حقیقت نہیں کُھلتی اس پر کسی زمانے کی حقیقت نہیں کُھلتی۔

☆ جس پر زمانہ نہیں کُھلتا اُس پر زمانے کا امامؑ بھی نہیں کُھلتا یعنی زمانے کی معرفت امامؑ کی معرفت سے اور امامؑ کی معرفت زمانے کی معرفت سے جُڑی ہوئی ہے۔

☆ اے عورتو! اے مردو! تمہاری حد سے بڑھی ہوئی شہوت (شیطنت) نے

تمہیں تمہارے اصل سے علیحدہ کر کے تمہیں عورت ہونے اور مرد ہونے میں بدل کر رکھ دیا ہے ورنہ اے عورتو! اور اے مردو! اگر تم غور کرو تو تمہاری اصل تمہارے عورت ہونے اور تمہارے مرد ہونے سے بہت بلند ہے اور جو تمام عورتوں اور تمام مردوں کے لئے یکساں حقیقت (اصل) ایک ہے۔

☆ عورت جب تک اپنے عورت ہونے سے بلند نہ ہو محض ناقص العقل ہے مرد جب تک اپنے مرد ہونے سے بلند نہ ہو محض مکّار ہے جب یہ دونو اپنی سطح سے بلند ہو کر اپنے اصل سے جڑتے ہیں تب کہیں جا کر وہ انسان بنتے ہیں جو اشرف المخلوقات ہے۔

☆ صلواۃ قائم کرنا اللہ کے قضائن (فتوے) پر راضی ہونا اور اس کے امر کو تسلیم کرنا ہے۔

☆ تقویٰ کے پھل رضا و تسلیم ہیں جبکہ ذائقے صبر و شکر۔

☆ مظلوم کو مظلوم کہنا حق کو تسلیم کرنا ہے جبکہ ظالم کو ظالم کہنا حق کے کیلئے اقدام کرنا ہے۔

☆ مظلوم کی مظلومیت پر رونے سے بڑی فضیلت ظالم کو ظالم کہنا ہے۔

☆ تم میں بس وہ اُتنا متقی ہے جو مظلوم کے حق کے لئے ظالم سے جتنا نبرد آزما ہے۔

☆ تم سے کہا گیا تھا کہ تم اگر ظالم کو ظلم کرتا دیکھو تو اس کا ہاتھ پکڑ لو اگر ہاتھ نہیں پکڑ سکتے تو اُسے زبان سے بُرا کہو اگر زبان سے بُرا نہیں کہہ سکتے تو اُسے دل میں بُرا سمجھو مگر

تم نے کیا کیا ظالم کا ہاتھ ظلم سے روکنے کی بجائے تم نے اُس کے ہاتھ مظبوط کیے اور زبان سے اُس کو بُرا کہنے کی بجائے اُس کے قصیدے پڑھے اور دل میں بُرا سمجھنے کی بجائے اُسے دل میں بٹھا کر اُس کی پُوجا کی اِسی باعث تو دائمی عذاب اور دائمی لعنت کا شکار ہوئے۔

☆ متقی اور زاہد میں فرق یہ ہے کہ متقی سے منکر و فحشیٰ دور رہتے ہیں جبکہ زاہد منکر و فحشیٰ سے دور رہنے کی کوشش کرتا ہے۔

☆ میں نے کبھی شراب نہیں پی یہ بات کہنے میں جتنا نشّہ ہے اُتنا نشّہ دنیا کی کسی شراب میں نہیں۔ میں نے کبھی زنا نہیں کیا یہ بات کہنے میں جتنی لذّت ہے اُتنی لذّت کسی زنا میں بھی نہیں۔

☆ جاننے کا راستہ ماننے اور نہ ماننے کے درمیان سے ہو کر گزرتا ہے۔

☆ مرشد (ولی) کا کام تمہارا ہاتھ (تم سے بیعت لے کر) اپنے ہاتھ میں رکھ لینا نہیں بلکہ تمہارا ہاتھ (تمہیں مُکمل کر کے) تمہارے ہاتھ میں دے دینا ہے۔

☆ مرشد (ولی) کا کام تم سے اپنے آپ کو منوانا نہیں بلکہ تمہیں مکمل کرنا ہے پس مُرشد (ولی) وہی ہے جو تم سے اپنے آپ کو منوائے بغیر تمہیں مُکمل کر دے۔

☆ بے وقوف وہ ہے جسے بے وقوف بنانا بہت آسان ہے مگر اُسے یہ بات سمجھانا کہ وہ دوسروں سے بے وقوف بن رہا ہے بہت ہی مشکل ہے۔

☆ تم میں انسان شناسی کا علم اُتنا ہی آئے گا جتنی تم میں انسان کے لئے درگزر ہو گی۔

☆ جو آنکھوں سے دیکھتے ہوئے اور کانوں سے سنتے ہوئے دلیل کا انکار کر رہا ہے وہ اپنے لیے توبہ کے دروازے خود بند کر رہا ہے۔

☆ فرد سے معاشرہ (تہذیب) جنم لیتا ہے پھر یہی معاشرہ (تہذیب) ایک دن فرد کو نگل لیتا ہے یہی معاشرہ (تہذیبوں) کا بننا اور مٹنا ہے۔

☆ ایک انسان کے انسان ہونے اور دوسرے انسان کے حیوان ہونے کے درمیانی فرق کو واضح کرنے کا نام تہذیب ہے۔

☆ تاریخ سے انسان کو نہیں سمجھا جا سکتا، ہاں انسان سے تاریخ کو سمجھا جا سکتا ہے۔

☆ جو زندگی میں جتنی بڑی بے معنویت سے گزرے گا وہ زندگی سے اُتنی بڑی معنویت کشید کریگا۔

☆ اکثریت میں اللہ (حقیقت) کو ماننے یا نہ ماننے پر اڑنے سے آگے کی بے شعوری میں ماننے اور نہ ماننے والے دونوں برابر ہیں۔

☆ اکثریت میں قبر پرست اور غیرِ قبر پرست کے درمیان اختلاف قبر پرستی کے جائز ہونے یا ناجائز ہونے سے زیادہ نہیں اس سے آگے کی بے شعوری میں دونوں برابر ہیں۔

☆ گونگا وہ نہیں جو بول نہیں سکتا بلکہ وہ ہے جو سوچ نہیں سکتا۔

☆ بہرا وہ نہیں جو سُن نہیں سکتا بلکہ وہ ہے جو نفسِ الٰہیہ ملکوتیہ کی پکار نہیں سُن سکتا۔

☆ ہاتھی کی بہادری یہ نہیں کہ چیونٹی کو مسل دے بلکہ یہ ہے کہ چیونٹی کو گزرنے کا راستہ

دے۔

☆ حسن کی ابتدا حیرت ہے جبکہ انتہا خوف۔

☆ انکسار کے پردے میں عقل وحکمت ہیں جبکہ حیاء کے پردے میں بصیرت۔

☆ تمہارے اندر کے خیر (حق) اور تمہارے اندر کے شر (باطل) سے پیدا ہونے والی طاقت کا اختیار ہی تمہاری بھوک (مادّیت) اور شہوت پر حاکم ہے۔

☆ ''مَیں'' کے شعور سے حاصل ہونے والی طاقت ہی تمہاری قوّتِ غضبیہ اور قوّتِ شہویہ پر حاکم ہے۔

☆ مظلومیت پر رونا بھی اگر تمہیں ظلم سے باز نہیں رکھ رہا تو یہ رونا ''بدعت'' ہے۔

☆ سب سے بڑا جھوٹ، سچ بول کر اُس کے پیچھے موجود نہ ہونا ہے جبکہ سب سے بڑا سچ، سچ بول کر اس کے پیچھے موجود ہونا ہے۔

☆ تم اپنے سچ میں اتنی قوّت (یقین) پیدا کرو کہ تمہیں جھوٹ کی ضرورت ہی پیش نہ آئے۔

☆ جہل جاہلوں کے شور مچانے سے راستا نہیں بنا تا بلکہ عالموں کے خاموش ہو جانے سے راستا بنا تا ہے۔

☆ جھوٹ کو جھوٹ کہنا ہی سچ ہے باطل کو باطل کہنا ہی حق ہے یعنی تمہارا سچ اور تمہارا حق جھوٹ کو جھوٹ اور باطل کو باطل کہنے میں ہی پوشیدہ ہے۔

☆ باطل کی اپنی کوئی زبان نہیں ہوتی یعنی باطل کی زبان بھی حق ہی کی زبان ہوتی ہے

جبکہ عمل باطل ہوتا ہے۔

☆ بس وہ اتنا اچھا ہے جو یہ جانتا ہے کہ وہ کتنا برا ہے۔

☆ حرکت کو ارادے کے تابع کرنے والے زمان ومکان کی قید سے آزاد ہوتے ہیں جبکہ ارادے کو حرکت کے تابع رکھنے والے زمان ومکان کے قیدی۔

☆ سیاست حق کو حالات کے تابع کرنے کی کوشش کا نام ہے جبکہ حکمت حالات کو حق کے تابع کرنے کا یعنی سیاست میں اوّلیت حالات کو ہے جبکہ حکمت میں حق کو جبکہ حالات کو تغیر ہے اور حق کو ثبات۔

☆ عاجزی کا مطلب خود کو چھوٹا کہنا نہیں بلکہ بڑے کو بڑا ماننا ہے۔

☆ ازلی ، ابدی، حقیقی، مسرت کا راز ازلی ابدی حقیقی غم میں پوشیدہ ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح ازلی ،ابدی، حقیقی ،غم کا راز ازلی ،ابدی، حقیقی ،مسرت میں پوشیدہ ہے۔

☆ محض غم ایک ادھوری حقیقت ہے محض مسرت ایک ادھوری حقیقت ہے جبکہ مکمل حقیقت وہ مستی ہے جو اِن دونوں حالتوں کے یکجا ہونے سے وجود میں آتی ہے۔

☆ غم سے نجات نہیں بلکہ غم میں نجات ہے۔

☆ احساسِ قید ہی آزادی کی طرف پہلا قدم ہے۔

☆ وہ یہ کہتے ہیں اگر بھوکے رہو گے تو سوچ نہیں سکتے ، میں یہ کہتا ہوں اگر سوچو گے نہیں تو بھوکے ہی رہو گے۔

☆ میں نے تمہیں غیر مطمئن زندگی گزارنے سے منع کیا ہے نہ پُر تعیّش زندگی گزارنے سے منع کیا ہے نہ خالی پیٹ زندگی گزارنے سے منع کیا ہے۔

☆ بھوکا، مفلس، اور جاہل تو وہ ہے جو پیٹ بھروں کا پیٹ مزید بھرنے اور اُنکی دولت میں مزید اضافہ کرنے اور اُن کے جہل میں مزید اضافہ کرنے میں ان کا مددگار رہو اور شکم سیر، تونگر، اور عالم تو وہ ہے جو بھوکوں کا پیٹ بھرنے اور اُنکے استغنا میں اضافہ کرنے اور اُنکے علم میں اضافہ کرنے میں اُن کا مددگار رہو۔

☆ مسئلہ یہ نہیں کہ تمہارے پاس مالِ دنیا ہے یا نہیں، مسئلہ یہ ہے کہ تم مالِ دنیا کو سمجھتے کیا ہو۔

☆ تم وہی کچھ دیکھ رہے ہو، جو دیکھنا چاہتے ہو۔ وہی کچھ سن رہے ہو جو سننا چاہتے ہو، کاش تم ویسا دیکھ سکو جیسا جو ہے، ویسا سن سکو جیسا جو ہے۔

☆ اگر محض عشقِ حقیقی (غیب) کی بات کی جائے تو ادھوری ہے۔ اگر محض عشقِ مجازی (وجود) کی بات کی جائے تو ادھوری ہے یعنی عشق وہ ہے جو مجاز (وجود) سے حقیقت (غیب) کی طرف اور حقیقت (غیب) سے مجاز (وجود) کی طرف اِس طرح سفر کرے کہ مجاز (وجود) کو حقیقت (غیب) سے اور حقیقت (غیب) کو مجاز (وجود) سے علیحدہ کرنا ناممکن ہو جائے۔

☆ جسے یہ نہیں معلوم کہ نعمت کہاں سے آتی ہے، اسے یہ بھی نہیں معلوم کہ ہلاکت کہاں سے آتی ہے۔

☆ جب کبھی کوئی ناکامی سامنے آئے تو اپنی نیت پر غور کر لیا کرو جب کبھی کوئی کامیابی حاصل ہو تو اپنے عمل پر غور کر لیا کرو۔

☆ اضافیت جس معروضیت پر کھڑی ہے اُس کا رد بھی اُسی معروضیت میں موجود ہے۔

☆ بے روح معاشی فلسفہ انسان کو پیٹ (مادّیت) کے ایک جہنم سے نکال کر دوسرے جہنم میں جھونک دیتا ہے۔

☆ پہلے حرکت ہے پھر مادّہ ہے مادّے کے بعد پھر حرکت ہے۔

☆ وقت پیسا ہے یہ ایک حقیقت ہے مگر اِس سے بڑی حقیقت یہ ہے کہ وقت پیسے سے خریدا نہیں جا سکتا۔

☆ اُس بادشاہت (مالِ دنیا) سے بہتر وہ فقر (تنگ دستی) ہے جو تم پر موت کی حقیقت کھول دے۔

☆ اجنبی وہ ہے جو تمہاری بات نہ سن رہا ہے نہ سمجھ رہا ہے چاہے وہ کتنا ہی آشنا کیوں نہ ہو جبکہ آشنا وہ ہے جو تمہاری بات سن بھی رہا ہے اور سمجھ بھی رہا ہے چاہے وہ کتنا ہی اجنبی کیوں نہ ہو۔

☆ تسخیرِ وجود سے پیدا ہونے والی طاقت اپنے صحیح استعمال کا شعور نہیں رکھتی جب کہ عرفانِ وجود سے پیدا ہونے والی طاقت اپنے صحیح استعمال کا شعور رکھتی ہے۔

☆ تسخیر وجود اپنی ''میں'' کو سمجھے بغیر فطرت پر (فطرت کے خلاف) مسلط کرنا ہے جو ظلم ہے جب کہ عرفانِ وجود اپنی ''میں'' کو سمجھ کر فطرت سے ہم آہنگ کرنا ہے اور اس سے

بلند ہو جانا ہے جو عینِ عدل ہے۔

☆ اللہ رازق ہے اِس بات پر ایمان نہ رکھنے والے ساری زندگی اُس رزق کے پیچھے دوڑتے ہیں جو اُن کو ساری زندگی دوڑاتا رہتا ہے اور جس کا نتیجہ محرومی (بے اطمینانی) ہے جب کہ اِس بات پر ایمان رکھنے والے کہ اللہ رازق ہے وہ رزق پاتے ہیں جو اُن کے تعاقب میں ہے اور جس کا نتیجہ بے نیازی (اطمینان) ہے۔

☆ اللہ کا قہر ہے تمہیں اپنے رحم کی طرف بلانے کیلئے مگر بھاگ رہے ہو تم اُس کے رحم سے اور اُس کی نعمت سے اور اُس کی نعمت کے شکر سے مگر کہاں جاؤ گے بھاگ کر تم اور تمہارا کفر اللہ کے قہر سے۔

☆ قیامت، نعمت (دلیل) کا تمہارے درمیان سے (تمہارے جھٹلانے پر) اٹھالیا جانا ہے۔

☆ جھوٹے کی لگاوٹ سے سچے کا لُطمہ کہیں بہتر ہے۔

☆ غذا اگر جسم کا حصہ نہ بن سکے تو جسم کی موت ہے، علم اگر روح کا حصہ نہ بن سکے تو روح کی موت ہے۔

☆ آزادی کا مطلب اپنے اختیار سے کسی کو قید نہ کرنا ہے۔

☆ اندر کا شر (مَیں) محض شرمانے سے نہیں مرتا بلکہ خیر (تُو) کے آگے سر جھکانے سے مرتا ہے۔

☆ صاحبِ امر کی شہادت (گواہی) اور صاحبِ امر کی اطاعت (پیروی) کے مفہوم کو تم

نے خلط ملط کر دیا ہے یعنی صاحبِ امر کی شہادت (گواہی) کیلئے واجب ہے کہ شہادت (گواہی) دینے والا خود بھی صاحبِ امر ہو جبکہ صاحبِ امر کی اطاعت (پیروی) کیلئے اطاعت گزار کا صاحبِ امر ہونا واجب نہیں اب جاؤ اور اپنے اشھدُ (گواہی) سے پہلے اپنے اشھدُ پر غور کرو کہ کیا تم بھی صاحبِ امر ہو۔

☆ جو پیدا ہو کر یومِ الست سے نہیں جُڑا وہ پیدا ہی نہیں ہوا اور جو موت سے پہلے یوم الدین سے نہیں جُڑا وہ مر گیا۔

☆ وہ یہ کہتے ہیں کہ صحت مند جسم سے صحت مند دماغ مشروط ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ صحت مند دماغ سے صحت مند جسم مشروط ہے۔

☆ کسی کو ماننا دراصل خود کو منوانے سے آزاد ہو جانا ہے۔

☆ حق کا غلام ہو جانا ہی دراصل ہر غلامی سے آزاد ہو جانا ہے۔

☆ اگر سمجھو تو حق تمہیں اپنا غلام نہیں بنانا چاہتا بلکہ تمہیں تمہاری قید سے آزاد کرانا چاہتا ہے۔

☆ سب سے بڑا ظلم محبت کا جواب محبت سے نہ دینا ہے۔

☆ تم وہاں محبت نہیں کرتے جہاں تم یہ سمجھتے ہو کہ میں محبت کرتا ہوں بلکہ کہ تم محبت وہاں کرتے ہو جہاں تم یہ تسلیم کرتے ہو کہ میں یہاں محبت کا حق ادا نہیں کر سکتا۔

☆ اللہ کیا ہے یہ بتانے کا حق صرف اُسے ہے جس پر کسی کو اللہ ہونے کا گمان ہو یا کسی کو اللہ ہونے کا یقین۔

☆ خاص آدمی ہونا دراصل ایک عام آدمی ہونا ہے۔

☆ تمہاری گویائی تمہاری سماعت سے مشروط ہے یعنی جتنی بہتر تمہاری سماعت ہوگی اتنی بہتر تمہاری گویائی کیونکہ گونگا اِس لیے گونگا ہوتا ہے کہ وہ پہلے بہرا ہوتا ہے۔

☆ نیتِ خیر سے عملِ خیر تک کے درمیانی سفر کا نام یقین (توکل) ہے

☆ جو تنبیہ کو ذلت اور خوش آمد کو عزت سمجھتے ہیں وہ کبھی حق پر گامزن نہیں ہو سکتے۔

☆ جنہیں پیار میں تنبیہ اور تنبیہ میں پیار نظر نہیں آتا وہ کبھی راہِ راست پر نہیں آسکتے۔

☆ طاقت اور اختیار کے طالب وہ بھی ہیں جو نور کے سامنے کھڑے ہیں مگر حق کے عوض نہیں طاقت اور اختیار کے طالب وہ بھی ہیں جو طاغوت کے سامنے کھڑے ہیں چاہے باطل کے عوض ہی کیوں نہ ہو۔

☆ آنکھوں پر پردہ پڑ جانے کا مطلب روشنی میں بھی نہ دیکھ سکنا (جہل) ہے جبکہ آنکھوں سے پردہ اٹھ جانے کا مطلب اندھیرے میں بھی دیکھ لینا (علم) ہے۔

☆ چرب زبان ہونے کا مطلب ہی بے دلیل ہونا ہے جبکہ حاضر جواب ہونے کا مطلب صاحبِ دلیل ہونا ہے۔ یعنی چرب زبانی باطل کا ہتھیار ہے جبکہ حاضر جوابی حق کا۔

☆ کچھ لوگ (نادان) بولنے کے بعد سوچتے ہیں جبکہ کچھ لوگ (عقلمند) بولنے سے پہلے سوچتے ہیں جبکہ کچھ لوگ (چرب زبان) نہ بولنے کے بعد سوچتے ہیں نہ بولنے سے پہلے۔

☆ جاہل (نادان) کی لگاوٹ سے عالم (عقلمند) کا لُطمہ کہیں بہتر ہے۔

☆ اُس سے بڑا شدّتِ جذبات (اضطراب) کا مارا کوئی نہیں جو حالتِ سکون میں بھی درست فیصلہ نہ کر سکے جبکہ اُس سے بڑا پرسکون کوئی نہیں جو شدّتِ جذبات (اضطراب) میں بھی درست فیصلہ کرے یعنی شدّتِ جذبات (اضطراب) اور حالتِ سکون دونوں صورتوں میں فوقیت درست فیصلے کو حاصل ہے۔

☆ مسخرہ کائنات کی خبیث روح ہوتا ہے۔

☆ اللہ دو وقت ٹھٹھہ لگاتا ہے ایک اُس وقت جب وہ جسے ذلت دیتا ہے تم اُسے عزت دیتے ہو دوسرے اُس وقت جب وہ جسے عزت دیتا ہے تم اُسے ذلت دیتے ہو۔

☆ کائنات تین دنوں پر محیط ہے یومِ الست یومِ غدیر اور یومِ الدین جنہیں یہ تینوں دن یاد ہیں وہ عاشور کے دن لشکرِ حسینؑ میں ہوں گے اور جن کے لئے اجرِ عظیم اور بشارت ہے یہاں (دنیا میں) بھی اور وہاں (آخرت میں) بھی جبکہ جنہیں یومِ الست یومِ غدیر اور یومِ الدین یہ تینوں دن یاد نہیں ہیں وہ عاشور کے دن لشکرِ یزید میں ہوں گے اور جن کے لئے عذابِ عظیم اور لعنت ہے یہاں (دنیا میں) بھی اور وہاں (آخرت میں) بھی اور یہ اس لیے ہے کہ ہر دن عاشور کا دن ہے اور ہر زمین کربلا ہے

☆ ظالم کے قہقہے کو اگر نچوڑیں تو اُس میں سے آنسو برآمد ہوتا ہے جو ظالم کی شکست ہے جبکہ مظلوم کے آنسو کو اگر پھیلائیں تو اس میں سے قہقہہ برآمد ہوتا ہے جو مظلوم کی فتح ہے۔ یعنی ظالم کا قہقہہ آنسو ہے جبکہ مظلوم کا آنسو قہقہہ۔

☆ ملّا تمہاری آخرت کا مالک بن بیٹھا ہے جبکہ سیاست دان تمہاری دنیا کا اور تم اِن

دونوں کے پیچھے چلنے والو یہ جان لو کہ آخرِ کار تمہارے ہاتھ سوائے محرومی اور بے اطمینانی کے کچھ بھی نہ آئے گا۔

☆ دین میں سیاست اور سیاست میں دین شامل کرنے والے ملّاؤں اور سیاست دانوں نے ہی تمہارے تصورِ دنیا (مادّیت) اور تمہارے تصورِ آخرت (نجات) کو تباہ کیا ہے

۔

☆ دین کی بگڑی ہوئی شکل کا نام مذہب ہے جبکہ حکمت کی بگڑی ہوئی شکل کا نام سیاست ہے یعنی سیاست مذہب (طاغوت) ہے جبکہ حکمت دین (نور) ہے

☆ یقین کے سفر کا نام تنہائی ہے اور تنگ دستی ہے جبکہ یقین کی منزل کا نام یکتائی ہے اور استغنیٰ ہے۔

☆ بد اخلاقی کا بہترین انتقام خوش اخلاقی ہے۔

☆ بے نیاز ہو جانا دراصل اسم کی قید سے آزاد ہو جانا ہے۔

☆ جو یہ نہیں جانتا کہ وہ کون ہے اپنے بارے میں بہت بولتا ہے اور جو یہ جانتا ہے کہ وہ کون ہے اپنے بارے میں خاموش رہتا ہے۔

☆ سب کچھ غائب کر کے خود حاضر ہونے والے کا نام ملّا ہے جبکہ سب کچھ حاضر کر کے خود غائب ہونے والے کا نام فقیر ہے۔

☆ ارادے (عمل) اور سپردگی (نیت) میں وہی فرق ہے جو ملّا اور فقیر میں ہے

☆ خود کھڑے ہونے (قائم ہونے) کے لئے ایک ہی فرد کافی ہے جو تم خود بھی ہو سکتے ہو

جبکہ بھاگنے کے لئے کروڑوں افراد بھی کم ہیں جو تم سب بھی ہو سکتے ہو۔

☆ آخر تم کب تک کسی اور کے قائم ہونے کا انتظار کرو گے یہ بتاؤ تم خود قائم ہونے کے لئے کب تیار ہو گے۔

☆ میں جس سفّاک زمانے میں سانس لے رہا ہوں اُس زمانے میں جہالت بڑی ذہانت (دانشوری) کے ساتھ ہے جبکہ بے ادبی بڑے ادب (شائستگی) کے ساتھ ہے۔

☆ حقیقتاً وہی حق پر ایمان رکھتے ہیں جو یہ یقین رکھتے ہیں کہ حق ان کے ایمان رکھنے سے بہت بلند ہے جبکہ واقعتاً وہ حق پر ایمان نہیں رکھتے جو یہ یقین دلاتے ہیں کہ وہ حق پر ایمان رکھتے ہیں۔

☆ ایک ''میں'' خواہشِ نفس سوال کے آگے کھڑی ہے جو جواب سے اپنی مرضی نکالتی ہے جبکہ ایک ''میں'' رضائے الٰہی سوال کے پیچھے کھڑی ہے جو جواب سے اپنی راہ متعین کرتی ہے۔

☆ جو محبت (عبادت) کرنا چاہتا ہے وہ ہاتھ سے پتھر، پھول، خوف، (دوزخ) لالچ (جنت) مجبوری اور اختیار رکھ دیتا ہے جبکہ جو محبت (عبادت) کروانا چاہتا ہے وہ ہاتھ میں پتھر، پھول، خوف (دوزخ) لالچ، (جنت) مجبوری اور اختیار اٹھالیتا ہے۔

☆ حق بولنے سے پہلے قبول کرنے کی چیز ہے۔

☆ وہ کبھی حق سے منہ نہیں پھیرتا جسے یہ یقین ہوتا ہے کہ وہ پکڑا جائے گا حق سے تو وہی منہ

پھیرتا ہے جسے یہ یقین ہوتا ہے کہ وہ پکڑا نہیں جائے گا یعنی استعمال تو وہی ہوتا ہے جسے یہ یقین ہوتا ہے کہ وہ استعمال کر رہا ہے۔

☆ وہ جو حق (دلیل) پر ایمان رکھتے ہیں وہ زندگی کو گزارتے ہیں یہ اختیار ہے جبکہ وہ جو حق (دلیل) پر ایمان نہیں رکھتے زندگی اُن کو گزارتی ہے یہ جبر ہے۔

☆ مظبوط دلیل کے سامنے اپنی کمزور دلیل پر نہ اڑنا ہی دانشمندی ہے اور شرمندگی سے بچنا ہے۔

☆ تم دو قسم کے لوگوں کے درمیان رہتے ہو ایک وہ جنہیں تمہاری محبت کی ضرورت ہے دوسرے وہ جنہیں تمہاری ہمدردی کی۔

☆ بزدل وہ نہیں جو اپنی زندگی اور مال کے چھن جانے سے ڈرتا ہے بلکہ وہ ہے جو حق کی دلیل کے سامنے اپنے قیاس سے چمٹا رہتا ہے۔

☆ کوئی بھی حرام زادہ حق کا اقرار کر کے حلال زادہ ہو سکتا ہے جبکہ کوئی بھی حلال زادہ حق کا انکار کر کے حرام زادہ ہو سکتا ہے۔

☆ کسی کے غلط کہنے سے تمہارا صحیح غلط نہیں ہوگا یا کسی کے صحیح کہنے سے تمہارا غلط صحیح نہیں ہوگا تمہارے حق میں بہتر یہ ہے کہ تم اپنا غلط اور اپنا صحیح خود دریافت کرو پھر چاہے غیر مطمئن ہو جاؤ یا مطمئن۔

☆ حق دار سے اُس کا حق چھیننا اُسے قتل کرنے سے بڑا جُرم ہے جبکہ حق دار تک اُس کا حق پہنچانا اُسے زندگی دینے سے بڑا احسان ہے۔

☆ جس نے حق کو قتل کیا اُس نے ظلم کیا مگر جس نے حق کی بات (پیغام) کو بدلا اُس نے حق کو

قتل کرنے سے بھی بڑا ظلم کیا۔

☆ حق اور باطل کی اِس جنگ میں جس نے اپنی خاموشی سے باطل کا ساتھ دیا وہ باطل سے بھی بدتر ہے۔

☆ حق کا قتل کرنے والے بہت بڑے ظالم ہیں مگر اُن سے بڑے ظالم حق کے قتل پر خاموش رہنے والے ہیں اور اُن سے بڑے ظالم حق کا قتل چھپانے والے ہیں۔

☆ کسی کو گمراہ کرنا اُسے قتل کرنے سے بڑا جرم ہے جبکہ کسی کو راہِ راست پر لانا اُسے زندگی دینے سے بڑا احسان ہے۔

☆ مجھے حیرت ہوتی ہے اُن پر جو اپنے آپ کو جاننے اور ماننے کے قابل نہیں اور دعویٰ کرتے ہیں خدا کو جاننے اور ماننے کا۔

☆ جو اپنے وجود (محکم) سے بھاگتا ہے وہی تو غیب (متشابہہ) کی پکڑ میں آتا ہے۔

☆ اگر سمجھو تو تمہارا وجود اسفلَ سافلین (جہانِ اصغر) سے احسنِ تقویم (جہانِ اکبر) تک پھیلا ہوا ہے۔

☆ دکھ مجھے اِس بات کا نہیں کہ یہ بے شعور ہیں دکھ مجھے اِس بات کا ہے کہ اِنہیں شعور چاہیے بھی نہیں۔

☆ اگر کلام (حقیقت) کو سہل کرتے چلے جائیں تو حقیقت قہقہے تک آ جاتی ہے جس سے مسخرہ وجود میں آتا ہے۔ اگر کلام (حقیقت) کو مشکل کرتے چلے جائیں تو حقیقت گریے تک پہنچ جاتی ہے جس سے عالمِ وجود میں آتا ہے۔

یہ عبارت کہ جو بے زیر و زبر لکھی گئی
وہی سمجھیں گے کہ جو زیر و زبر جانتے ہیں